



إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ



بیتها در سوخته در کارخانه این پیر طبع بود  
مخواب میزد از طبع بود



M.A. LIBRARY, A.M.U.



U13483

۴۹۱۵ ۲۳۵  
۱۳۴۱  
۱۳۴۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

CHECKED 2002

سبب توفیق اللہ کو کہ جس نے کہ کلام عالم کو پیدا کیا۔ جبکہ شعر کہنی کا آدم کو دیا اور ضابطہ طرح  
 الہام کے اور تائید عجیب بخشی کہ کلام موزون جس کو چاہتا ہوں دیا اور جس کو چاہا وہ لاوارث ہو گیا  
 بیونہی اوس رسول مقبول پر کہ جس نے جاہلوں کو عروض میں کاسکھایا اور قافیہ جنات کا جہان کہ شعر بیان کا نامور  
 اور بی بیگ اور قافیہ نگار میں عوصات میں تنگ نہ ہو درود بھیجی اللہ فی اوسیرہ ازل اوکی پر اور سلام بعد  
 اوسکی عرض کر رہا اسیر سرخہ تقدیر مکرین باب امام الدین طالب کہ علوم مظاہر ہے اور باطنی  
 شاکر مدظلہ دہلوی قدس اللہ سرہ الغفر کا ہی اور شعر کہنی میں خوشہ چیں کہ شعر و دہلی شاعر  
 پچیس برس سی بیت السلطنت لکھنوی اردہی اور شہری علیہ میں کمالت رکھتا ہی ایک دن محبت کی فتح لایا  
 گویا کہ شاگرد شہید میان جرات کی میں اور اوکی جرات اور گویا نیکی کی اکثر شاعر دم نہیں ہار سکتی میں  
 اور گویا تدریم دی ہیں اور فیہ محمد خان گویا جسد بدبشتیاق تمام محسوس نہ مایا کہ اگر قواعد عربی  
 اور قافیہ کی زبان اردو میں بیان کیجی اور شعر اردو کی سند میں لای عین نوازش ہوگی اور اس پر تائید  
 میں یادگار ہی کی اس سبب ہی ہندی فی یہ سالہ عروض اور قافیہ نگار زبان اردو میں لکھا اور اکثر شعری نہیں  
 لایا اور نام اس کا تقویت الشعر کہ اہل ہند کی حق میں مغربی اور فاضل شعری کی کلیہ  
 اہل حق اگر ہو کر ہو سوائے کہ میں اور عیب نہ ہو کہ اس سوا اور بیان سی خالی نہیں

[illegible]

[illegible]





وزن مستعلن فاعل مستعلن فاعل کی کہی بحر سبط ہوتی ہی اور ان تینوں بحر کی دائرہ کو مختلف کہتی ہیں مستعلن  
 ہونی ارکان کی کہ بعضی بحر حرقی ہیں اور بعضی ہفت حرقی اور اگر مفاعلین کو اوپر خط دائرہ کی اہم بار لکھی اس  
 طرح اور مفاعلین سی شروع کیجی بحر کامل ہوتی ہی اور اگر علین سی ابتدا کیجی اور علین مفاعلین پر وزن مفاعلین  
 کی پڑی بحر ذافر نکلتی ہی اور ان دونوں بحر کی دائرہ کو موثقلہ کہتی ہیں  
 بسبب متفوق ہونی ارکان کی کہ سبب ہفت حرقی ہیں اور اگر مفاعلین  
 کو اہم بار اوپر خط دائرہ کی لکھی اس طرح اور مفاعلین سی شروع  
 کیجی بحر مزج ہوتی ہی اور اگر علین سی ابتدا کیجی مفاعلین مفاعلین پر وزن مفاعلین  
 نکلتی ہی اور اگر لیں سی شروع کیجی اور لیں مفاعلی اور وزن فاعلین کی کہی  
 بحر رمل ہوتی ہی اور ان تینوں بحر کو متحدہ کہتے ہیں اس سبب  
 سی کہ رکن او کی پہلی دائرہ سی کہی  
 مستعلن مستعلن مفعولات  
 کو دوبار اوپر لکیر دائرہ کی کہی اس طرح اور پہلی مستعلن سی شروع  
 کیجی بحر سرج ہوتی ہی اور اگر دوسری مستعلن سی شروع کیجی  
 مستعلن مفعولات مستعلن پڑی بحر سرج سرج نکلتی ہی اور اگر  
 سی شروع کیجی اور تفعیل مفعولات مستعلن اس اوپر وزن فاعلین اس  
 رکن فاعلین کی پڑی بحر خفیف ہوتی ہی اور اس جاسی معلوم ہوا کہ تفعیل  
 مس تفعیل اس بحر کی وند مفروق ہی اس سبب  
 مفعولات کی پڑی اور اگر علین سی شروع کیجی اور علین مفعولات مستعلن  
 مستف اوپر وزن مفاعلین فاعل لاتن مفاعلین کی پڑی بحر مضارع سندس نکلتی ہی اور یہاں سی ثابت ہوا  
 کہ فاعل مزج فاعل لاتن اس بحر کی وند مفروق ہی بسبب مقابل پڑی وند مفروق مفعولات کی اور اگر مفعولات سی  
 ابتدا کیجی اور مفعولات مستعلن مستعلن پڑی بحر مقصوب سندس ہوتی ہی اور اگر مفعولات سی شروع کیجی اور مفعولات  
 تفعیل مس تفعیل مفعولات مستعلن فاعل لاتن فاعلین کی کہی بحر محبت سندس ہوتی ہی اور تفعیل مزج  
 اس بحر کی پڑی وند مفروق ہی اور سی قرینہ سی کہ پہلی مذکور ہوا اور ان چھوٹوں بحر کی دائرہ کو بشبہ طلیکہ اجزا ۱۱ کی سندس  
 ہوں مشتبہ کہتی ہیں بسبب یہ ہونی مس تفعیل فاعل لاتن منفصل کی سات مستعلن فاعلین مستعلن



A circular diagram with a central circle containing the word 'مشرق' (Mashriq) and a surrounding ring divided into eight segments, each containing a name in Arabic script.

[illegible]



آبائی اور فاعلیان سبج اور علیان مجنون مسج و دو لوجر مل بین الی بین اور مفعولن مشعت بحر حقیقت  
 اور محبت بین آبائی فاعلن متصل کی تین فرع بین فاعلات مکفوف سات ضمہ آخر کی اور فاعلات  
 مقصورات سکون کی کی اور فاعلن مخدود بحر مضارع اور تشریب اور مشکل بین آتی بین اور  
 متعلقن متصل تفرع بین مفاعیلن مخبون اور متعلقن مطوی اور فاعلن محمول بھی تینوں بحر سبط  
 اور بحر اسبیج اور مسج اور مقضب بین آتی بین اور مفعولن مقطوع اور مفعولن مجنون مقطوع دو بحر  
 سبط اور بحر اور مقضب بین اور متعلقان ندال اور مفاعیلن مجنون ندال اور متعلقان مطوی  
 ندال اور فاعلن مجنون ندال بھی چاروں بحر سبط بین آتی بین اور دسویں فرع شاذ کہ خلیل الی ذکر  
 نہیں کی فعل مجنون اندسات سکون لام کی آبائی اور مسج لرفع لن متصل کی چار فرع بین مفاعیلن  
 مجنون بحر حقیقت اور جدید اور محبت بین آبائی اور مفعولن مجنون مقصور بحر حقیقت اور جدید سی خصوصیت  
 رکبتا اور متعلق مکفوف اور مفاعیلن مشکل سات ضمہ لام کی بھی دو لون بحر بیعت اور مقضب بین آتی بین  
 مفاعیلن کی ایک فرع مفاعیلن مقصوب اور مفعولن مقول مفاعیلن مقصوب مکفوف سات  
 ضمہ لام کی اور مفعولن مقطوع اور متعلقن اخرم اور مفعولن اقصم اور فاعلن اخرم مفعول اور مفعولن مقصو  
 سات ضمہ لام کی بھی سب بحر دفرسی خصوصیت رکبتی بین اور مفعولن علس کی بندہ فرع عین  
 متعلقن مضمر اور مفاعیلن موقوف اور متعلقن مضمر مطوی اور فاعلن مقطوع اور مفعولن مضمر مقطوع اور  
 فاعلن اندسات کسره عین کی اور فاعلن مضمر اندسات سکون عین کی اور متعلقان ندال اور متعلقان مضمر  
 ندال اور مفاعیلن موقوف ندال اور متعلقان مضمر مطوی ندال اور متعلقان مضمر فاعلن مضمر فاعلن مضمر  
 موقوف فاعل اور متعلقان مضمر مطوی فاعل بھی سب بحر کامل سی خصوصیت رکبتی بین اور مفاعلات کی گیارہ  
 فرع بین مفعولات مجنون اور فاعلات مطوی سات ضمہ تی کی دو بحر بحر مسج اور مقضب بین آتی بین اور  
 فاعلات محمول بحر مسج بین آبائی اور مفعولان موقوف اور فاعلن مجنون موقوف اور مفعولن کسوف اور  
 مفعولن مجنون بھی چاروں بحر سبیج اور مسج بین آتی بین اور فاعلن مطوی موقوف اور فاعلن مطوی  
 کسوف اور فاعلن مجنون کسوف سات کسره عین کی اور فاعلن اصلا سات سلون عین کی بھی چاروں بحر  
 سی خصوصیت رکبتی بین فرع تلمیسی پنج بیان احوالات اور تغیر انگلی جانتو کہ جوت  
 معنی لغت میں اصل سی دور برنا بھی تیر کا لٹ سی دور گرنا اور اصلا جھین چند تیزات بین کہ اگر کانین مونی



ساکن کرنا شد فعلی بعد فعلی فعل اور متفاعیلین متفاعیلین سات سکون لام کی فی ایل رہتا ہی اور فاعلان فاعلان  
 سات سکون کی کی فاعلان سی اور سکون بدلتی ہیں سخبات منفصل کی دسوسن قطع معنی اور کی لغت میں کاشا  
 اور اصل جین گرنا حرف ساکن کا وند مجموع سی اور حرف اول اور ساکن کرنا سو متغلیں بعد قطع کے  
 متغلیں سات سکون لام کی رہتا ہی متغلیں سی بدلتی ہیں اور متفاعیلین متفاعیلین فعلن سی بدل ہوتا  
 ہی سات حرکت عین کی اور فاعلان فاعل سات سکون لام کی رہتا ہی فعلن سی بدل کرنا میں سات سکون  
 کی کیا رہوسن قص معنی اور کی لغت میں گردن اور نا اور اصل جین کرنا کی ساکن کا متفاعیلین  
 کہ بیان اور کا پہلی ہو چکا فاعلان فی نقل رہتا ہی اور قص سوای بحر کال کی اور میں نہیں آتا رہوسن  
 عقل معنی اور کی لغت میں بائز بنا اور اصل جین گرنا لام ساکن کا متفاعیلین معصوب ہی کہ ذرا سا کا پہلی  
 متفاعیلین رہتا ہی متفاعیلین سی بدلتی ہیں اور یہ سحر ذافر سی خصوصیت رہتا ہی رہوسن سات  
 مہلہ فی نقطہ کی موافق تحقیق سا کی معنی اور کی لغت میں بائری اوٹ کی کاٹا اور اصل جین جمع ہونا وقت  
 اور کف کا پنج مفعولات کی سو مفعول رہتا ہی مفعولن سی بدلتی ہیں اور بیان وقت اور کف کا پہلی ہو چکا رہوسن  
 خیل معنی اور کی لغت میں ہاتھ بانو کاٹا اور اصل جین جمع ہونا طمی اور میں کا پنج متغلیں کی متغلیں  
 رہتا ہی سات فتح کی اور کہ عین کی فعلن سی بدلتی ہیں اور بیان طمی اور میں کا پہلی ہو چکا رہوسن  
 شکل معنی اور کی لغت میں صورت بگڑنا اور اصل جین جمع ہونا فین اور کف کا پنج متغلیں اور فاعلان  
 کی پہل متغلیں سات مضمر لام کی رہتا ہی متفاعیلین سی بدلتی ہیں اور دو مہر فعلات سات مضمر فی کی فی نقل متا  
 ہی سو رہوسن حرف معنی اور کی لغت میں دور کرنا اور اصل جین گرنا سبب خفت کا آخر رکن سی اس  
 صورت میں مفعولن مفعول رہتا ہی فعل سی بدلتی ہیں سات فتح عین اور سکون لام کی اور فاعلان رہتا ہی  
 سات فاعلان کی مفعول ہوتا ہی اگرچہ منفصل ہو اور متفاعیلین متفاعیلین فعلن سی بدل رہتا ہی  
 ستر رہوسن اخذ سات جی نہلا اور ذال مجہول معنی متغلیں معنی اور کی کاٹا اور اصل جین گرنا  
 وند مجموع کا آخر رکن سی اس حال میں متغلیں ستر رہتا ہی فعلن سی بدلتی ہیں سات سکون عین کی اور  
 متفاعیلین متفاعیلین فعلن سی بدلتی ہیں سات حرکت عین کی اور فاعلان فاعل رہتا ہی اور سکون سی بدلتی ہیں  
 اٹھارہ رہوسن اصل سلم کی معنی لغت میں کان جڑی گناٹا اور اصل جین متغلیں متغلیں مفعولات کی  
 پس مفعول رہتا ہی فعلن سی بدلتی ہیں سات سکون عین کی انیسوسن قطع سات فتح قافی معنی اور

[illegible]

اور اگر خم ساتھ عصب کی جمع ہو فاعلین ساتھ سکون لاحق کی رہتا ہی معمول سے بدل ہوتا ہی اوسکو **قصہ**  
یعنی ٹوٹا ہوا اور اگر خم ساتھ عصب اور کف کی جمع ہو فاعلہ سات صنف کی رہتا ہی معمول سے بدلتی ہیں اوسکو **قصہ**  
کہتی ہیں یعنی یہ کہانی ہوتی سنگ اپر کانوکی ہو چکا بیان زحافات کا اور نسبت معنی لغوی اور اصطلاحی کی کہیں اور  
غور کرنیو اسکی ظاہری اور ہر بحر بہ سبب زحافات کی اور پر وزن مختلف کی آتی ہی اور ارکان پس میں شاہد ایک  
کی ہوتی ہیں جسکو اصول بحر کی ساتھ فروغ کی کہ تغیرات سے حاصل ہوتی ہیں یا مومن اوسکو کسی جگہ اشتباہ نہ ہوگا  
**فروع و تنبیہ** **تقسیم** کی جان نو کہ لغت میں معنی تقطیع کی نکری کرنا اور اصطلاح میں جڑیں جڑیں سے  
جس بحر سے ہو ساتھ ارکان اوس بحر کی اس طرح ہر اکر کرنا کہ حرف متحرک مقابل متحرک کی اور حرف ساکن مقابل ساکن  
پڑی گو صنف و فروع اور کسرہ مختلف ہو جیسی سخن کہنا نہ چپ رہنا تری قربان مینوں نکری اور وزن معاین کی ہیں اگر  
حرکات ثانیہ مختلف ہیں اور تقطیع میں جروف ملفوظی معتبر ہیں کہ بولنی میں آتی ہیں نکتوں کی لکھی جاتی ہیں چنانچہ اس  
کہ اول میں کلمہ کی آوی اوسکو بجای دو حرف کی ہیں کی جیسی آیا اور وزن فعلن کی کہیں کی سات سکون عین  
اور کہیں حرکت کو بجای حرف کی یعنی ہیں جیسی دل مصطر اور وزن معاین کی ہی کسرہ لا کا بجای العین کی گیا  
اور حرف شد کو بجای دو حرف کی یعنی ہیں جیسی ٹکڑ اور وزن فعلن کی ساتھ سکون عین کی اور کہیں الف و صا کا  
تقطیع میں گر پڑتا ہی جیسی شن اور وزن فعلن کی اور اگر بولنی میں آتی تو ہرگز نگہ جیسی شن آتی ہے  
وزن معنوں کی آگیا اور او ملاحظہ جان و دل کا کہ اور وزن فاعلن کی ہی گر پڑتا ہی اور اس کسرہ  
واو و غاب وغیرہ ہی گریہ اور توبہ کی جیسی گریہ کیا اور وزن مفتعلن کی ہی اور اگر ہی ہمزہ ہو کر تلفظ  
ہیں آوی نکری کی جیسی گریہ جان مفتعلن اور اگر کسرہ ہمزہ کا گزرا وین بجای دو حرف کی شمار کریں گے  
جیسی ناکہ دل فاعلستان او جس وقت یہ ہی آخر مصرعہ کی آپری جہای حرف ساکن یا کہ گنیں گے  
جیسی اس بیت معروف میں شہر مری می پی سی ہر چند بنا ہی توبہ ہر مخان و بچل ہوں کہ الی توبہ  
ہی توبہ کی بجای نون ساکن فعلن کی ہی اور ج و نون ساکن کہ بعد و اوساکن ماقبل مضموم اور افع ساکن  
نہیں اور بی ساکن ماقبل کسور کی در بیان مصرعہ کی آوی گر پڑی گا جیسی نون کہوں اور کہان اور کہیں کا کہ اور  
نہیں کی ہی اور اگر آخر مصرعہ کی آگیا بجای حرف ساکن کی گنا جائیگا جیسی اس مصرعہ میں ع محبسی ہنویار  
کہیں بد گمان کہ اور وزن مفتعلن مفتعلن فاعلن کی ہی اور اگر دو ساکن برابر آویں دوسرے کو تقطیع میں متحرک  
کہیں کی جیسی کام نہیں مفتعلن ہم کو متحرک لیا اور اگر دو ساکن مقابل ایک متحرک کی آویں دوسرا ساکن گر پڑی

[illegible]



بحر مل مجنون مخدوف کی نسبت ہو تا ہی اس واسطی کہ جو فاعلاتن میں جن اور خذوف کی بھی فعلاتر متناہی فعلان بدل ہو تا ہی ساتھ کسر عین کی لیکن جو فعلن بحر مد بین فاعلن سی بی نقل حاصل ہوا اور ایک زحاف رکنا ہی یعنی ضمن اعتبار کرنا اسکا اس بحر سی نسب ہی مد میثمن مجنون نذال مثلا شعر بند کا بیت نہ سنا تو کی کہول پر مرادہ کا حال رہا غرض سی سدا نکلا وہ مہ سال ہا تقطیع او کی سات دو فاعلاتن فعلن فاعلاتن کی ہوتی ہی رکن فعلاتن کا مجنون اور رکن فعلن کا حشو میں مجنون اور بیج عودن اور ضرب کی مجنون نذال ہوا اور نذال اور بیغ بیت میں جس جا آوی اختلاف اسکا تحمل درنگا نہیں بحر بیضی مٹمن سالم ارکان او کی مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن دوبار مثلا شعر گویا بتیم کا بیت مینی کہا آصنم اپنی نہ گہر جاضنم تو ہی خفا کیا صنم میری قسم کہا صنم تقطیع او کی مینی کہا مستفعلن آصنم فاعلن اپنی نہ کہہ مستفعلن جاضنم فاعلن سب رکن سالم بین اور اس بحر کو بیضی اسواسطی کہتی ہیں کہ کنا وکی میں مانند مدید کی ہی غرض کہ زبان عرب میں ہی تینوں بحرین مٹمن آتی ہیں اور اور بحرین سب اس سب سی نام انکا طویل اور مدید اور بیضی رکنا یعنی لکنا اور کہا ہوا اور چہا ہوا کہ حاصل مینی تینوں کا ایک ہی بیضی مٹمن مطوی مثلا شعر بندی کا بیت اشک مری سیمہ بارہ الماس میں ہا کیوں نہ ہو گہا جگر مایہ صدیاس میں ہا تقطیع او کی سات دوبار مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن کی ہوتی ہی سب رکن مستفعلن کا مطوی اور رکن فاعلن سالم ہی اور اگر فاعلن نذال آوی غل ذرن کا نہیں اور یہ ذرن جہ جغت مطوی مخدوف سی نہیں ہو سکتا اسواسطی کہ رکن مس تقع لن مفصل کہ جغت سی خصوصیت رکنا ہی مطوی نہیں آتا بیضی مٹمن مجنون مثلا شعر گویا بیت دکرا ہی شکل ذرا صنم را ہی یہی سوال مرا گہ رہی نہ ذرا ہا تقطیع او کی سات دوبار مفاعلن فعلن مفاعلن فعلن کی ہوتا ہی سب ارکان مجنون میں بیضی مسدس مطوی مثلا شعر گویا بتیم کا بیت دیلمی شکارم ہر ایک ذریہ آگئی محکو دین خیری ہا تقطیع او کی سات دوبار مستفعلن فاعلن مستفعلن کی ہوتی ہی رکن مستفعلن کا مطوی اور رکن فاعلن کا سالم ہی بحر و ان مٹمن سالم ارکان اسکی آٹھ مفاعلن ہیں مثلا شعر بندی کا بیت ذرا کی کہا ہلا بی ہلا خفا جو ذرا ہوا وہ صنم ہا مابھی ذرا گہ زرا ہینا جو گیا بھی بتم ہا تقطیع او کی ذرا کی کہا ہلا بی ہلا مفاعلن خفا جو ذرا مفاعلن ہوا وہ صنم مفاعلن سب ارکان نام و ان مسدس معصوب مقطوف مثلا شعر بندی کا بیت بچک جانی ذرا تو دکرا کر کی

[illegible]

گذری + تقطیع او سبکی سانه دو بار فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن کی بی اسجا ایک کن شتر اور ایک کن سالم  
 تیریب آیا هنج شمن اخرج مثلاً شعر انعام الله فان هیتین کا بیت بین غم مری کاری اس سیکه  
 کیا ہوگا + اب مرنا ہی بہتری اس صبی سی کیا ہوگا + تقطیع اسکی مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن دو بار شتر  
 ایک کن اخرج اور ایک کن سالم تیریب یا ہنج شمن اخرج مکفوف مخدوف شعر خواجہ میر درد کا بیت  
 زلفون کی سبکی جو گرفتار نہ ہوتا + کچھ کام بھی تجھی شب تار نہ ہوتا + تقطیع مفعول مفاعیلن مفاعیلن مفعولن  
 دو بار صدر اور ابتدا اخرج عروض اور ضرب مخدوف اور نحو مکفوف ہی اور اگر اسوزنین عروض اور ضرب  
 مخدوف اور صدر اور ابتدا اور نحو مقصود یعنی مفاعیلن ساکن اللام بجای مکفوف مضموم اللام کی لاوین جائز  
 مثلاً شعر بندہ کا بیت نسب بحر سی ای یار دل زار جلا ہی + دراد کہ دل آریا یا بخ کہلا ہی + تقطیع او سبکی تب  
 جو مفاعیلن سی ای یار مفاعیلن ل زار مفاعیلن جلا ہی مفعولن عروض اور ضرب مخدوف اور باقی ارکان مقصود  
 ہنج مسدس مخدوف مثلاً شعر بندہ کا بیت کہون کیا در بدخوی کسی سی + نہیں ہوتا خبر کی کسی  
 تقطیع مفاعیلن مفاعیلن مفعولن دو بار عروض اور ضرب مخدوف اور باقی ارکان سالم بین هنج  
 مسدس مقصود شعر بندہ کا بیت مراد بی تری کیو سی ہمدوش + سوید اسی کیو نکر سوم عویش  
 تقطیع اسکی مفاعیلن مفاعیلن مفعولن دو بار عروض اور ضرب مقصود اور باقی ارکان سالم بین اور نام ہر بحر کا باعتبار  
 کہیں اگر بعضی ارکان سالم ہوں ہنج مسدس اخرج مقبوض مقصود شعر بندہ کا بیت ہنج  
 کیون نہ چشم گلگون + شک ہی بجای اشک اب خون + تقطیع مفعول مفاعیلن مفعولن دو بار صدر اور ابتدا  
 عروض اور ضرب مقصود اور نحو مقبوض ہی ہنج مسدس اخرج مقبوض مخدوف شعر بندہ کا بیت کی تری ار  
 گری ہم + پھر ہی سچو کہ مری ہم تقطیع او سبکی مفعول مفاعیلن مفعولن دو بار عروض اور ضرب مخدوف اور باقی  
 مانند شعر پہلی کی ہنج مسدس اخرج مقصود شعر بندہ کا بیت سی بولی جو مری  
 دلدار + پھر ہم بولین توہین گنگار تقطیع مفعولن فاعلن مفاعیلن دو بار صدر ابتدا اخرج  
 اور ضرب مقصود اور نحو اشتر ہی ہنج مسدس اخرج مقصود شعر بندہ کا  
 بیت صورت اپنی وہ گرد کمانی + عاشق اپنی مراد بانی + تقطیع مفعولن فاعلن مفعولن دو بار عروض  
 اور ضرب مخدوف اور باقی مانند بیت پہلی کی اور شوی اکثر ابران چہ دلی ہوئی ہی اور اگر دو مصرعیت  
 اور دو وزنی ان تین درونی کہ بظاہر چہ وزن ہیں باعتبار مخدوف اور مقصود کی آوین وزن بیت کا غل مگا

[illegible]

باقی ارکان سالم ہیں اور اس وزن میں فاعلن مخذوف ہی بجای مقصور کی آٹا ہی شعر میر تقی کا کہ مستحکم  
ہیں ہر ایک بہ پارہ گرم لاف تھا : صبح وہ جو شیر درو نگار تو مطلع صاف تھا : تقطیع اس کی فاعلن خانہ  
فاعلن فاعلن عروض اور ضرب مخذوف اور باقی ارکان سالم ہیں رمل مثنیٰ مخبون مقصور  
شعر مرزا ابوفرد ہوی کا کہ کینچ کز کش مین معنی بت بی پر کی بات : چون نہا گئی اینی کسی تصویر کی  
تقطیع اس کی فاعلن فاعلن فاعلن فعلن فعلن دو بار صدر اور استہداس عروض اور ضرب مخبون  
مقصود اور ضرب مخبون ہی اور اس وزن میں عروض اور ضرب مخبون مخذوف ہی آٹا ہی یعنی فعلن سا  
حرکت عین کی شد شعر میر درد کا کہ قتل عاشق کسی معشوقی کچھ دور تھا : پرتری عہد سی الی تو یہ دست  
رمل مثنیٰ مخبون ابتر شعر نصیر دہلوی کا کہ چنداوس زلف سی قطری جو جہری پانیکی : سیکرون پری  
سنبل پہ گہری پانیکی : تقطیع اس کی فاعلن فاعلن فعلن فعلن دو بار است سکون عین کی عروض اور ضرب  
ہی اور باقی مانند بیت پہلی کی اور اس وزن میں صدر اور استہداس خشو کی مخبون ہی آٹا ہی حبیبی شعر نندہ کا کہ  
نکھتا تھا تھی ایدل نہ لگا نا لکو : اپنی چھاتی پہ نہ کہلدا کسی اس سکو : اور اسوزن میں عروض اور ضرب ابتر شعر ہی آٹا ہی یعنی  
سات سکون عین کی حبیبی شعر میر درد کا کہ کام مردونگی جوین سو ہی وہ کر جاتی ہیں : جانی اپنی جو کوئی کہ گز  
جاتی ہیں رمل مسدس مقصور شعر میر تقی کا کہ جان مشتاقون کی لب پر آبان : بل بل بل  
سریانی جبر و ایسان : تقطیع اس کی فاعلن فاعلن فاعلن دو بار ضرب اور عروض مقصور اور اس  
ارکان سالم ہیں رمل مسدس مخبون ابتر شعر نندہ کا کہ رشک گل ہسی جو کم ستانی : دل پر نہ  
ہنیں کہلتا ہی : تقطیع فاعلن فعلن صدر سالم بتر اور ضرب مخبون عروض اور ضرب  
بحر سمریخ مسدس سالم ارکان اس کی متفعلن متفعلن متفعلن دو بار وزن سالم  
بحر کا اشعار فارسی اور اردو میں نہیں آیا اگر دو تین وزن فراغت آئی ہیں اور سمریخ کی معنی بنت  
میں جلیجلی والہ اور اس بحر میں اسباب او نا دسی زیادہ ہیں اور بولنی میں پہلی آئی ہیں اس  
سبب سی نام اس کا سمریخ کہ اس طرح مطوی موقوف شعر نندہ کا کہ ہنی کیا تجھ بدول  
جان نثار : تو نہوا ہای دل وجانی یار : تقطیع ہنی کیا متفعلن تجھ دل و متفعلن جان نثار فاعلن  
عروض اور ضرب مطوی موقوف اور باقی ارکان مطوی ہیں سمریخ مطوی مجذبی  
شعر نندہ کا کہ تو ہی سہ اپاسن اور نثار : مین ہون مجسم سوز و گداز : تقطیع اس کی

مستعمل مفعول فاعل دوبار صدر اور ابتدا مطوی اور عضو مقطوع اور عروض اور ضرب مجزوع ہی اور استخوان  
 بین جمع ہونا قطع اور گت کا یعنی مفعول اور مستعمل مضموم اللام کا بیچ خشکی جابر ہی جیسا کہ مصرعہ ثانی کی خط  
 امین آیا ہی اور اس طرح آنا سحر یعنی فاعل کا بجای مجزوع یعنی فاعل کی عروض اور ضرب میں نہ رہی مصرعہ طویل  
**مکسوف** شعر بندہ کا شیفہ زلف دو نام ہو گئی کیا ہی گرفتار بد ہو گئی تقطیع مستعمل مفعول  
 فاعل دوبار عروض اور ضرب مطوی مکسوف اور باقی ارکان مطوی ہیں اور جمع ہونا موقوف اور مکسوف  
 کا بیچ بیت کی محل وزن کا نہیں مصرعہ مکسوف مجنون شعر بندہ کا ای عروض مت جا کہیں مفعول  
 کس عرونی جہاں کا کہیں موقوف تقطیع مستعمل مفعول دوبار عروض اور ضرب مکسوف مجنون  
 اور ان کا سالم بحر منسرح مثنیٰ سالم ارکان او سکی مستعمل مفعولات مستعمل مفعولات دوبار  
 سالم فارسی اور اردو میں نہیں آئی اور برسر لکنت میں آسانی اور دو تیکو کہتی ہیں اور بیچ ارکان اس بحر  
 کی اسباب نامہ مقدم ہیں اور سات آسانی کی اور پرزبان کی روان ہوتی ہیں اس سبب ہی نام اس بحر کا منسرح  
 رکھا منسرح مثنیٰ مطوی موقوف شعر بندہ کا ای بہ ارض و سما تجہ بہ درود اور سلام ای شاعر  
 ہر دو سرا تجہ بہ درود اور سلام تقطیع مستعمل فاعلات دوبار رکن مستعمل کامطوی  
 اور رکن مفعولات کامطوی موقوف ہی اور اگر اس وزن میں رکن مفعولات کا بجای مطوی موقوف کی مطوی  
 آوی اور رکن مستعمل کا ایک کامطوی اور ایک کامقطوع یعنی مفعول آوی اردو ہی منسرح  
 مثنیٰ مجزوع شعر بندہ کا گتہ پنجویہ کہ نہیں پیار کہل گی مثنیٰ سب ہی لین پیکر  
 مستعمل فاعلات مستعمل فاعلات کامطوی اور رکن کامطوی اور رکن مفعولات کا بیچ خشو  
 مطوی اور عروض و ضرب میں بحر منسرح یعنی فاعل کا بجای مجزوع کی آوی اردو ہی منسرح مسدس  
 مطوی شعر بندہ کا زندگی ہو جای وہ جو آئی نظر ورنہ بہ مرتاہی یار و جای کد تہ تقطیع مستعمل  
 فاعلات مستعمل دوبار سب ارکان مطوی ہیں منسرح مسدس مطوی مقطوع مذکور  
 شعر بندہ کا عشق میں ہم نام اپنا کرتی ہیں گرنہ ملی چیری میں مرتی ہیں تقطیع مستعمل فاعلات  
 مفعولات دوبار رکن مستعمل کا صدر اور ابتدا میں مطوی اور عروض اور ضرب میں مفعولات  
 رکن مفعولات کا شعر میں مطوی ہی بحر منسرح مثنیٰ سالم ارکان او سکی مفاعیل فاعلات  
 مفاعیل فاعلات دوبار شعر بندہ کا دہن او سکی شک غچہ وہ روا و س کا غیرت گل چشم او سکی عدل



و در وقت اولی رشک سنبلیله قطع دهن او را که مفاعیلین رشک عجب فاعل لائن ده و او سکا مفاعیلین  
 غیرت گل فاعل لائن سبب ارکان سالم بن لیکن استعمال اسکا اردو بن کم بن اور فاعل لائن متفصل مجنون  
 اور رشکول بن آنا که ہی دو نور حاف سبب مقدم سی عدا فاعل لائن بن نه وند سی اور بیان و تد مقدر  
 مقدم ہی نه سبب اور ہی ترقی ہی در بیان فاعل لائن متصل اور متفصل کی جیسا که رخا فاعل بن ذکر سو چکا اور  
 مضارع کی معنی مشابه کی بن اور یہ جو پنج سی مشابهت رکھتی ہی یح مقدم ہونی او تا دل کی سبب پر اس سبب  
 سی نام اس کا مضارع رکھا مضارع مثنیٰ اخر ب شعر نصیر دیو کا ک نک رحم او سکی ولین برگ  
 کہہ ہونہ آیا ہم خوب روی تو ہی وہ خوب نہ آیا قطع مفعول فاعل لائن مفعول فاعل لائن رشک مفاعیلین کا  
 اخر اور رشک فاعل لائن کا سالم ہی اور اگر عرض اور ضربین فاعل لائن مفعول یعنی فاعل لائن آوی روی  
 جیسی شعر میر درد کا مرنا نہیں ہون کچھ بن اوس سخت دل کی باتوں پستان ہوں آپ اپنی کم سخت کی ہوں  
 اور اگر اس وزن بن رشک فاعل لائن کا حشر بن ایک جاسالم اور ایک مکفوف یعنی فاعلات سنات ضمتی کی اور رشک  
 مفاعیلین کا مفاعیل سنات ضمتی لام کی آوی جائز ہی جیسی یح مصرعہ ثانی شعر بندہ کا ک ظالم نہیں ہی لغت  
 ولین تری ذرا ہی رحم آیا کچھ نہ تجھ کو تری عشق میں مرا ہی قطع او سکی مفعول فاعلات مفاعیل فاعل لائن  
 مضارع مثنیٰ اخر ب مکفوف مقصور شعر سودا کا تاوک کی تری صید نہ چھوڑا زمانہ بن و تری  
 ہی من قبلہ ما شبانہ بن قطع مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات دوبار صدر اور ابتدا اضر عروض اور ضرب  
 مقصور اور رشک مکفوف ہی اور اس وزن بن عروض ضرب مخدوف ہی آتا ہی فاعل بن بجای فاعلات کی  
 شعر میر کا ک دل دی کی ای پری نجی دلبر نادیا ایسی ستم ہی کہ شعر لائن عروض اور ضرب مخدوف  
 باقی مانند شعر پہلی کی مضارع مثنیٰ مکفوف مقصور شعر بندہ کا ک دل تیرہ و خراب فقط و یکد آت  
 کہ کہ اسکو ماہتاب ہی رشک اقباب قطع او سکی مفاعیل فاعلات مفاعیل فاعلات دوبار رشک مفاعیلین کا  
 مکفوف اور رشک فاعل لائن کا مقصور ہی مضارع مسدس اخر ب مکفوف شعر بندہ کا ک  
 وہ ماہر و کہانی جو رویمکو آئی پسند کیون نہ مہمہ نویمکو قطع مفعول فاعلات مفاعیلین دوبار  
 صدر اور ابتدا اضر اور رشک مکفوف اور عروض اور ضرب سالم ہی اور فصحا یح فی مسدس اس بحر کا کم برتاب  
 بحر محبت مثنیٰ سالم ارکان او سکی مس تفع لن فاعلات مس تفع لن فاعلات دوبار استعمال اس  
 وزن سالم کا اردو بن کم ہی مثل شعر بندہ کا ک ناخوش ہوا و ستمگ دیوانہ بن سی ہماری عاشق نہی اگر کم

بی جرم کیوں جالی ماری : تقطیع نافوس ہو اس قطع کن وہ تنگ فاعلان دیوانہ پس کس قطع کن جسی ہماری فاعلان  
 اور یہ بحر بھی مٹوی اور مجنون نہیں آتی اس سبب سے کہ کس قطع کن مفصل مرکب و تدفیر و فسی سے  
 در میان دو سبب کی اور زحاف علی کاوندین نہیں آتا ہی فرق ہی در میان مفصل متصل اور مفصل کی اور  
 کی معنی لغت میں جرسی اکہار نا یعنی اس بحر کو بحر مقصوب سے اکہار کر نکال دیا ہی اس واسطی اس کا نام مجتہد رکھا مجتہد  
 مستثنیٰ مجنون شعر بندہ کا ہر گلی سے لگ سری قاتل کہ چڑی ہی ترا بسمل : جو غنہا نہیں دیا نور کہہ لی انبو  
 میرا دل : تقطیع مفاعیل فعلن فعلن دو بار سب ارکان مجنون ہیں مجتہد من مجنون  
 مقصود شعری در بیان نجیف کاہ فرشتہ پوچھی محسی جو کچھ فرارین آتی : نو بولون جب ہے  
 کہ جب بنی شکل یارین آتی : تقطیع مفاعیل فعلن فعلن دو بار رکن کس قطع کن کا مجنون  
 اور رکن فاعلان کلید خسو کی مجنون اور عروض اور ضرب میں مجنون مقصود ہی اور مقصود شعری یعنی فعلن  
 سات سکون عین کی شعرا اردو میں آیا ہی جسی شعر نصیر مقصور کاہ کرونگی زور چک سی ہی واہ تیری ہات  
 کیوں ہو ہا نہ نشین آج ماہ تیری ہات : اور مجنون مخدوف ہی آیا ہی یعنی فعلن سات حرکت عین کی جسی شعور زرا  
 ابو ظفر کاہ جنون میں پہاڑی ہم ایسی پرین کو گلی : کہ ایک تار ہی پوچھو ہو تو کون کو گلی : اور اتہر یعنی فعلن  
 سکون عین کی ہی آیا ہی جسی شعر یقین کاہ اگر مہ عشق میں آتہ ہی اور بیا ہی : نہ برابر نہیں یہ شغل چہ نہ  
 ہی ہی : اور عروض اور ضرب میں نا مجنون اردو اور اتہر کا بجای مجنون مقصود کی فعلن انداز وزن کا نہیں  
 بحر خفیف مسدس : عالم شاعری اور اردو میں نہیں آتی ارکان اوسکی فاعلان کس قطع کن فاعلان  
 عین کی ہی مٹوی اور مجنون میں نہیں آتی اس سبب سے کہ کس قطع کن فاعلان  
 کی رہا ہی : اور اردو میں نہیں آتی اس سبب سے کہ کس قطع کن فاعلان  
 تقطیع فاعیل فعلن فعلن دو بار سب ارکان مجنون ہیں خفیف مسدس  
 مقصود  
 تقطیع فاعلان : اس میں دو بار صدر اور ابتدا سالم اور شعور مجنون اور عروض اور ضرب شعرت مقصود  
 ہی اور اس وزن میں مجنون مخدوف یعنی فعلن ہی سات حرکت عین کی بجای مقصود شعری کی آیا ہی شعر میر زور کا  
 : ہمینی کس رات نالہ نہ کیا : پر اوس آہ کچھ اثر نکلیا : اور اتہر ہی آیا ہی یعنی فعلن سات سکون عین کی شعور کا  
 : اوسکو کہلائی یہ حاتونی : کیا کیا ہی مری وفا تونی : صدر اور ابتدا و نو شعر میں سالم اور شعور مجنون اور

عروض اور ضرب پہلی شعر میں مخموف اور دوسری شعر میں ابتری بحر مقتضب مثنوی سلم ارکان اور  
مفعولات متفعّل مفعولات متفعّل دوبار سلم اس بحر کا اشعار فارسی اور اردو میں نہیں آیا اور مقتضاب  
لغت میں کائناتی کو کہتی ہیں یعنی اس بحر کو بحر سحر سی کا نکر کالای اور الفاظ اور ارکان ان دونوں بحر کی ایک ہیں  
مگر ترتیب مختلف ہی اس واسطی اس کا نام مقتضب رکھا مقتضب مثنوی مطوی شعر بندہ کا  
شکوہ اور شک فرسندہ رکھا اور شک فری پلا و شک فر کہہ سجا و شک فری تقطیع اور سکی فاعلات متفعّل  
فاعلات متفعّل دوبار سب ارکان مطوی ہیں مقتضب مثنوی مطوی شعر بندہ کا  
مکمل ہی سہہ استفہامی بل نہیں سکتی بہتونا تو انسی آہ بل نہیں سکتی تقطیع فاعلات مفعول فاعلات  
مفعول دوبار رکن مفعولات کا سب جامطوی اور رکن متفعّل کا سب جامقطوع ہی اور اس رنگا اس بحر کی  
ہونا سہائی ہی ورنہ قیاس یہ چاہتا ہی کہ اسوز نکو بحر پنج شتری شہر الی اور تقطیع یون کجھی فاعلین فاعلین  
مفاعیلین دوبار اگر چہ دوزخ فاعل ووزن میں آئی ہیں لیکن مقتضب میں دونوں رکن سات فعل کے  
حاصل ہوئی ہیں اور نہ پنج میں ایک رکن غیر نقلی اور ایک رکن سلم آیا ہی پس موافق قاعدہ مذکور کی نہایت  
سی کیا النسب ہی بحر متقارب مثنوی سلم ارکان اور سکی اشہ فاعلات ہیں شعر میر درد کا سہجی کو جو بہان  
جلوہ فرمانہ دیکھا بہر ابتری دنیا کو دیکھانہ کیا تقطیع سہجی کو فاعلات جو بہان جل فاعلات وہ فرما فاعلات  
فعلون سب ارکان سلم میں اور تقارب کی معنی لغت میں نزدیک ہونا یعنی اس بحر میں ہر دو نزدیک ایک  
سبب کی ہی اس واسطی اس کا نام متقارب رکھا اور بعض شعرا ی ہندی اسوز نکو و چند کر کی اشعار سولہ کنی کہی ہیں  
شد شعر ابرہیم ذوق کا کہ تناسلین ہی کہ اندا و دل کو پیش کا صلہ کہ کہ قلق ہو بہی ہی فاعلات  
دلای بدسمل تری پانوپر جان سجت ہو بہتقارب مثنوی مقصور شعر میر حسن دہلوی کا خوشی سی پلا  
بحکوہ اتی خراب بہ کوئی دینین بختی ہی چنگ وریاب تقطیع فعلون فعلون فعلون فعلون دوبار عروض اور ضرب  
مقصود اور باقی ارکان سلم میں اور اس وزن میں عروض اور ضرب مخموف یعنی فعل ساکن الہام ہی سہجی فعل  
کی آبا ہی شعر میر حسن کا کہ کرون پہلی توحید نردان رقم بہ جہا جکی سجدہ میں فل قلم اور یہ وزن سات  
شعرو کی خصوصیت رکھتا ہی متقارب مثنوی سلم شعر بندہ کا ای وای قسمت دیکھا نہ بحکوہ بحر  
ہی کی نامرگ محکوہ تقطیع فعلون فعلون فعلون دوبار ایک رکن سلم اور ایک رکن سلم ترتیب ہی  
اس وزن میں عروض اور ضرب سہج ہی آبا ہی جیسی شعر بندہ کا وقت سی تری ہمار ہونین صورت دیکھا

[illegible]







بیج بیان قافیہ کی اور اس میں ہی ایک مقدمہ اور پانچ فرع ہیں مقدمہ جانتو کہ قافیہ لغت میں  
چلتی والیکو کہتی ہیں اور اصطلاح میں بار بار لانا چند الفاظ مختلف کلمات حروف میں کی آخر مصرعہ میں مانند  
اور مطلع کی یا آخر مصرعہ میں یا اندر قطعہ اور آیات باقی غزل کی نی ردیف یا سات ردیف کی کہ ذکر اوس کا الگ  
مثال قافیہ نی ردیف کی شعر در دکا کہ پیش نی تری اثر نکلیا بشکو ای انتظار دیکھ لیا کیا اور لیا  
ہی بغیر ردیف کی اور مثال قافیہ با ردیف کی ہی شعر در دکا تو مجھسی نہ کہہ غبار چین آوی بھی اگر  
غبار اور غبار قافیہ ہی اور چین ردیف اور حرف قافیہ کی مشہور نوہین الیکو ردیف کا چار حرف اوس  
پہلی آتی ہیں تاسیس اور ذیل اور ردیف اور قید اور چار حرف بھی آتی ہیں وصل اور خسرو ج اور غز  
اور نثرہ بقول غلیل ہی سب حروف قافیہ میں داخل ہیں یعنی مجموعہ کا نام قافیہ ہی اور بعضی فقط حرف  
رویکو قافیہ کہتی ہیں لیکن قول غلیل کا کہ امام اس فن کا ہی معتبر ہی فرع پہلی بیج بیان حروف  
قافیہ کی جانتو کہ اصل حرف قافیہ کار دی ہی اور روی لغت میں رشیکو کہتی ہیں کہ جس سی شکلیا اور  
کاستی ہیں گو یا حروف قافیہ کی ردیف کسی ہوگی ہیں اور اصطلاح میں اوس حرف کو کہتی ہیں کہ ثبوت قافیہ کا  
پر موقوف ہو اور کوئی قافیہ اوسے خالی نہ ہو جیسی حرف بی کا بیج لفظ کیا اور لیا کی اور حرف ری کا بیج لفظ غبار اور غز  
کی کہ بیج اشعار خواجہ میر درد کی گذرا اور اون حرفوں کی کہ پہلی حرف ردیف کی آتی ہیں پہلا حرف تاسیس  
اور تاسیس کی معنی لغت میں بنیاد رکھنا کو یا بنیاد قافیہ کی اس حرف ہی ہی اور اصطلاح میں جو الف کہ پہلی ردیف کی  
اور شکو تاسیس کہتی ہیں دوسرا حرف ذیل ہی معنی اوس کی بچین آئینا اور اصطلاح میں جو حرف ثانی  
کہ در میان تاسیس اور ردیف ہو اوسکو ذیل کہتے ہیں مانند لفظ خاور اور باور اور مائل اور سائل اور تامل اور  
تجامل کی کہ الف حرف تاسیس کا ہی اور دوا اور نی اور ہی  
نیل کا اشعار سترہ کی  
طالع ناساز میرا آج پہر یاد ہوا کہ مراد خورشید روسی غیرت خاور ہوا جب کہ قاتل پر مراد دل دیکھ کر مائل ہوا  
جی ہات اور ہوا بوسہ کا پہر سائل ہوا اب تو آئین میں خدا آپ تساہل نہ کریں میں ہوں شہنشاہ  
نکرین باور جس قافیہ میں کہ حرف تاسیس کا ہو اوسکو مستثنیٰ کہتی ہیں سات تشدید کیسے کی نقطہ کا یعنی بنیاد کہا گیا اور  
رباعیت حرف تاسیس اور ذیل کی قافیہ میں ضرور نہیں اگر خاور کا قافیہ گو مراد مائل کا قافیہ دل تساہل کا قافیہ  
میں لا دین جائی ہی تیسرا حرف ردیف ہی سات ری مکتور کی اور ردیف تین پہلی خیر کو کہتی ہیں اگر  
حرف ردیف پہلی آتا ہی لیکن بلحاظ اسکی کہ حرف ردیف پہلی نظر نہ پتی ہی بھی ہی اور اصطلاح میں الف ساکن کو

[illegible]

تک زمان بدکی نصف اول کاهری رت او یکا متحرک اور دوا حرف وصل کاساکن اور ظاهرا نون حرف  
خروج کاهری ساکن اور کات حرف مزید کاساکن اور الف حرف نایره کاکه همیشه ساکن آتاجی او مختلف هوانان چارون  
حرف قافیه بین جائز نہیں فرج دوسری پنج بیان حرکات حروف قافیه کی جائز تو کہ فتح کہ بسته  
حرف مہیس یعنی الف کی ہوتائی او سکورس کہتی ہیں اور دس کی معنی ابتدا کی یعنی پہلی حرکت یہی ہی اور حرف  
و خیل کی حرکت کو اشباع کہتی ہیں اور اشباع کی معنی سیر کرنا یعنی بسبب حرکت اپنی کی سیر یہی جانی اور یہی ہی اور  
کبھی فتح ہوتائی اور کبھی کسر اور کبھی ضمہ جیسا کہ یہ لفظ خاور اور مائل اور شجائی کی گذر اور اختلاف اشباع  
کا یہ قافیہ اردو کی ہرگز جائز نہیں خواہ ردی ساکن ہو خواہ متحرک اگرچہ فارسی میں قافیہ برابر ہی اور ظاہری کا  
رواہی اور حرکت اوس حرف کی پہلی حرف رون اور قید کی ہو او سکھو ضرورتی ہیں سات مای خطی اور ذال محلی کی  
معنی اوسکی لغت میں برابر ہونے یا معنی لزوم میں برابر حرکت تاسیس کی ہی اور ضرورتی کبھی فتح ہوتائی اور کبھی ضمہ اور  
کسر مثال ضرورت کی لفظ کار اور خون اور تیر کا اور مثال ضرورت کی لفظ در و در پشت اور در کا  
اور اختلاف ضرورت کا بھی اردو میں جائز نہیں اگرچہ فارسی میں قافیہ ہستہ اور بستہ کا باندہ یا ہی اشعار  
جرات کی شمع ساکن کی ہی ہوتائی پہلی دیکھا ہوں میں و نخل کہ دیکھا ہی تو حلقی دیکھا ہوں میں  
نی جب ہکو بستہ کیا یہ بیان تلک تیر ہی کہ مال دیر کو گلہ بستہ کیا ہے اور حرکت ناقبل حرف ردی ساکن کجھ  
کہتی ہیں جی حرکت ملی ہوتے سامنی ساکن کی کیا ہی مانند ضمہ لفظ گل اور کسر دل اور فتح ہل کی اختلاف  
اس کا بھی اردو میں جائز نہیں اور حرکت حرف رو یکا صوت سات حرف وصل کی علی جیسی یہ لفظ ہستی اور بستہ  
کی مجری کہتی ہیں یعنی جای گذرانی اور ان کی طرف حرف وصل کی اور حرکت جز و وصل کہتے ہیں کہ  
لفظ متوار بان کی شعر سرور کا غیرون کی سات نکو وہان نکنداریان بین ہیسان درو پہلو و دل اور متوار  
ہیں در حرکت حرف مزید کو ہی نقاد بولتی ہیں یعنی حکم وصل اور مزید کا ایہ حصہ وج اور نایرہ ساکن  
کی جاری ہی فرج تیسری پنج بیان اوصاف روی اور اتفاق قید کی جان تو کہ اور سر  
ہو چکا ساکن ہوا سکھو قید کہتی ہیں قیاس سکھو کی جیسی نون چین اور سخن کا اور اگر متحرک ہو سبب حرف  
وصل کی او سکھو مطلق ہوئی یعنی قید سکھو جیسا ہو جیسی حرف یہ کا یہ لفظ بقراریا کی اور اگر حرف یہ کا  
سات کسی حرف کی جارون حرف قافیہ سی کی پہلی روی آتی ہیں جمع ہو چکر کہتی ہیں یعنی خالی جیسی نون  
ساکن چین کا سکھو قید محو کہتی ہیں کی اور یہ لفظ خاوند کی قید تاسیس اور یہ لفظ جانکی معنی صرف

اور پنج لفظ راست کی تعریف و حرف مرکب اور پنج لفظ لایم کی تعریف و اولین کی اور اسی طرح مطلق کو تعریف  
 بحرف وصل اور خبر و جن کتب کی اور القاب قافیہ کی باعتبار قطع کی پانچ بن پہلا مترادف کہ ازاد کی  
 و حرف ساکن بی در پی آدین شعر ناسخ کا مزدون کو جلاتی ہی تیری ناز کی آواز: انجاز کا انجازه ہی داز کی  
 آواز: دوسرا متواتر کہ در بیان دوساکن کی ایک حرف متحرک ہو شعر مندرہ کا نگہتی ہی کہ ماثور  
 کی کسبی بیان مزہ پایا: مانا تونی برگزاید اب الی وہی آیا: تیسرا مترادف کہ در میان دوساکن  
 کی دو حرف متحرک ہوں شعر در و کا سر رشتہ نگاہ تغافل تورو پو: ای ناز اس طرف ہی منداوس کلنور پو  
 چوتھا مترادف کہ در بیان دوساکن کی تین حرف متحرک ہوں شعر مندرہ کا تیغ ابروسی جو مزدور کی  
 اوسکی آئی ہی موت کیون نہ مری پیا چوان شکاوس کہ در میان دوساکن کی چار حرف متحرک ہوں اور تیسرا  
 استعارہ دروین نہیں آیا اور معنی تہ اوف اور تو اتر کی بی در پی آتا اور معنی تدارک کی جا پہونچا اور معنی تراکب کی ادا  
 نکاوس کی الی چھی سواری پر سواری ہونا عرض ہا چوں معنی سی جمع ہونا سکون اور حرکات کا ہی فرع چوتھی  
 پنج حیاں عجیب قافیہ کی اور وہ کی نسبت لیکن واجب الزک سی پہلا قسم روی مقید کو ایک بار کر  
 اور ایک جا متحرک لانا جیسی اس شعر میں ے پنو پنو جیسی کہ گنہا ہی اضطراب فکر: نہیں ہی مجھ کو خرد سی لکھی ناچگر  
 اس عجیب کو غلو کہتی ہیں معنی اوسکی بات بلند کرنا جتنا بلند ہو سکے دوسرا قسم مختلف ہونا توجیہ یعنی حرکت تامل  
 روی ساکن کا مانند لفظ گل اور دل کی تیسرا قسم مختلف ہونا حرف وصل کا جیسی پنج قافیہ کیا اور سیکی ایک جا کیا  
 لایم از ایک بالی اس کہ کو اقوا کہتی ہیں: معنی ایک ہی تمام ہونا نوشید کا یعنی حرف وصل کا  
 دوسرا قسم مختلف ہونا حرف روی کا خواہ ایک لفظ ہندی ہو اور ایک فارسی جیسی لفظ  
 کہ ہوتا ہے فارسی اور ایک عربی ہو جیسی لفظ شک اور شک کا یا مخرج دو نو کا قوسہ  
 اور تہا کی مالا پہلے سب اور چرخ کی اس عجیب کا نام اکفای سات کہہ مہرب  
 ستاد ہی سات کہہ سین مہر کی معنی اوسکی مختلف ہونا حرف و ف  
 سی یا دیر لانا پہنچا سیم الطایر کسور العزہ معنی اوسکی لغت میں اٹھارنا کیونکہ پانچوں ایک  
 چیز پر گہی اور اوسکو پامال کری اور اصطلاح میں مکرر لانا قافیہ کا کہ دو نو کا ایک ہی معنی ہوں اگر ہر جا  
 معنی جدی ہوں عجیب نہیں بلکہ صنعت ہی شعر حسن افعلی تصور کا کہ کی کا نو پر جو نکلا وہ بت ہی نوش گر  
 گل رخون کی ہو گئی دم بین چرخ ہوش گل پہلی مصرع میں گل

اسکو صنعت تجنیس کہتی ہیں اور اسی طرح ایک لفظ کو سات دوسری لفظ کی ترکیب دیکر قافیہ بنانا جیسی شعر گوئی کا  
 س لو لگا کس روسی جلتی صورت پروانہ شمع : دروست پروانہ کی کہتی اگر پروانہ شمع : اور اسی طرح ایک  
 لفظ کو تحلیل یعنی دو حصہ کر کے آدھ میکو قافیہ اور آدھی کو ردیف کرنا جیسی اس رباعی میں رباعی جو کوئی کس کو  
 کلیاوی گلا : یہ بادری وہ ہی نہ گل پاو بجایا : اس درمکافات میں سن ہی ظالم : جو کوئی کر گیاں گل پاوی گلا  
 یہ مصرعہ پہلی کی صنعت تحلیل ہی اور مصرعہ دوسری اور چوتھی میں صنعت تجنیس اور کلیا نا نہیں ہیں ایذا و میکو  
 کہتی ہیں اور گل کی دو معنی ایک آرام کی دوسری روزائیدہ کی اور یہ تینوں قسم حسن قافیہ سی میں احاصل  
 الیاد و قسم ہی خفی اور صلی خفی اسکو کہتی ہیں کہ نکرار قافیہ کی ظاہر ہو جیسی آب اور گلاب اور کسانا  
 اور بنیاد صلی وہ ہی کہ نکرار ظاہر ہو جیسی دردمند اور حاجمند اور سیمین اور زرین اور جبرجس ہونا اس  
 کا ایک بیت میں اصلا جائز نہیں براعجب ہی نگہ سات فاصلہ کی یہ قصیدہ اور قطعہ اور غزل کی روایتی  
 اور فارسی میں اس کو **شایگان** کہتی ہیں یعنی نکا کام **سائلان** ششم میں ہی قافیہ ضمن مصرعہ ثانی کی  
 ہو یعنی موقوف ہو مصرعہ مابعد پر نزدیک سکا کی یہ عیب ہی برخلاف اہل غزل کی چنانچہ رباعی حضرت خیر و دیوانہ  
 کو خیر ملک سخن اور پیشوا شعری ہند کی ہیں سات قضیں کی زبان فارسی موجود ہی اور چ رسالہ قافیہ ضمن  
 فقیر کی مسطور عیب نہیں آتا اس کو سرسری عیب ہی رباعی بندہ کی کس روسی بخای دل ہی غم بار گز  
 تو بیکو حکمہای اپنا خسار گز دیکھی نہ رقیب تجکو زہار دگر : دیکھی ہی نگہ او سکی طرف باز نظر فرما **ساجون**  
**یج بیان ردیف اور حاجب کی** ردیف لغتین اس شخص کو کہتی ہیں کہ چھی دوسری ایک سو  
 پر سوار ہو اور اصطلاح میں لفظ علاحدہ کو بولتی ہیں کہ بعد قافیہ کی آخر مصرعہ : **یابیتہ** کہ آوی : **تین** میں  
 مقدار ردیف کی مقرر نہیں اگر تمام مصرعہ قافیہ اور ردیف ہو جائے ہی مثلاً رباعی **بندگی** کہ پاس نہیں کہ  
**پاس آئی مری** : **زیر پاس نہیں** کہ **یار پاس آئی مری** : پہلی ہی میں کہ **یامین** طالب قربان : **سپاس**  
 نہیں کہ **یار پاس آئی مری** : اور اختلاف ردیف کا اشعار دروین جائز نہیں اور اگر ردیف در بیان قافیہ  
 کی آوی اسکو حاجب کہتی ہیں یعنی روکنی والا اور قسم صنایع لفظی ہی ہی رباعی **بندگی** کی دل بن تری  
 اضطراب کہتا ہی قسم : تو مجھی عجب حجاب کہتا ہی ہم : آباد کر اب ذرا خدا سی ڈر کر : کیوں کہ بدل حرکت ہائی  
**خاتمہ** الحمد للہ کہ یہ رسالہ عرض اور قافیہ کا کہ فی الحقیقت موجب تقویت شعری بندہ کا ہی تمام ہوا اور میرا نا  
 ہو اللہ تعالیٰ طالبان عرصہ قافیہ کو اسی بہرہ مند کری اور مجکو خرد آئین یارب العالمین طمعہ بی تاریخ کی

اس  
بادشاہ  
عزیز  
موجود

جب تیری فریاد پہنچا یہ طبع فی بحسب کہ مستخرج عروض و قافیہ سی راود و نو بگرادی تو یہی صاف تاریخ  
 اور پانچ رسالہ تالیف اور تصنیف کی ہوئی اس کو چہ کہ دشہر علوم کی ہیں ایک یہ رسالہ کہ نام کر  
**کالتوثیۃ الشعر اہی** جس طرح یوسف عروضی فی بعد خلیل کی عروض اور قافیہ فارسی کا  
 ضبط کیا اسی طرح اس کم نامہ فی عروض اور قافیہ اردو کا بنیاد و سر اسالہ پنج علم استخراج مواضع  
 کو ایک کی کہ نام اوس کا ترجمہ **سلیمان جانی ہی** خلاصہ تمام زیچون اہل ہند اور فارس کا  
 ظاہر و مخفی البحرین ہی اور حقیقت بین مطلع النیرین اور قرآن السعیدین تبشیر اسالہ کہ نام اوس کا  
**مجموعہ و عظیم غزیری ہی** تقریر و خط مولانا شاہ عبد الغزیز محدث دہلوی کی سورہ مومنوں  
 سی اول سورہ و الصافات تک جیسی کہ سنی و لیبی ہی لکھی جو تہ رسالہ پنج استخراج علم  
 کی کہ نام اوس کا **دستور العمل ہی** جیسا کہ استخراج صنیع اوس سی موبتایہ سبکدوین  
 رسالہ جفری نہیں ہو سکتا یا پھر ان رسالہ کہ نام اوس کا **الشاشی پر ہار ہی** اور  
 اوس کی اوس کی غیرت گذار جس وقت اس کم نصیب کو زائچہ حاسی ثابت ہوا کہ فحہ دنیا  
 فی بحسب منہ مودہ اخائرتین ہو کہ ملنا اہل دنیا سی چھوڑا اور فقر اور فاقہ کہ درشہ رسول مقبول  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اختیار کیا اور سوای نام رزاق العباد کی کسی کا نام نہ لیا اور نہ کسی کا ذکر  
 کیا دوتند و نکو کہ خداتوس ہیں تو گیری اون لوگو کی جانی کہ گرفتار زمانہ ہیں اور محتاج آب دانہ اور انبی و معنی کی کار  
 اور گاہی بیگانہ رنجیمہ غوری دیکھا جو میں فی اہل دنیا کو تمام ذبیہ نظر آیا کہ میں اپنی غرض کی بی غلام  
 ہو کر نہ چھوڑیں **اسی ایک ہر بہت نہ جانہ ہنستا ہی** اوس جاس جگہ نہ تائی ام جبکہ انعم و یا تو فی غرض کی واسطہ  
 خالصتہ دنیا پر تباہی کسی کا نام عالم دور ویش جو میں بی لگاوت اونکو دی بدور نہ دینا نہ آیکاتری محشر کلام  
 آج دولت کی نشہ میں کہ نہیں **انظر بعد مرئی کہی** گاتجہ پر یہ عقدہ تمام بہیمات مہیات میں کہیں  
 غفلت و اہان جو کہ کہ متوکل علی اللہ بین اللہ ہی اون کی کام تباہی اور سب کام اون کی بنا تباہی  
 اہل دنیا خود نگاہیں کسی مانگی کب ملتا ہی اللہ ہی سی مانگی سب کچھ ملتا ہی رباعی تو نبی سے دیا ہی  
 وادراک میں نہ تو نبی ہی کیا ہی شرک ہی پاک ہیں یارب ہونچہ خاتمہ آخر آہ زندہ نہیں چھوڑنی کہی خاک ہونچہ



ج مذل ذل ط

ال ل م ن ه و ح



CALL No. { 2914242 } ACC. No. 13214  
 AUTHOR امام الہدی  
 TITLE تقویت الشعر

Acc. No. 13214  
 Book No. 2914242  
 Author امام الہدی  
 Title تقویت الشعر

Wor's D.	Issue Date	Borrower's No.	Issue Date
B-12	12/12/22		

STAMPED AT THE TIME



# MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

## RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

